تعارف و تبصرہ

تذکرہ علی بن عثمان ھجویری رح

مصنف : جناب نسیم چودھری

ناشر : المعارف لاھور

ضخامت : ۱۶۰ صفحات

قیمت : پندرہ روپے (مجلد)

پانچویں صدی ھجری کے اوائل میں جن بزرگوں نے بر صغیر پاک و ھند میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلایا ان میں حضرت علی بن عثمان ھجویری رح کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ آپ داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ھیں ۔ آپ کی سوانح پر اب تک جو کچھ لکھا گیا ھے اس میں زیر تبصرہ کتاب اپنے اختصار اور جامعیت کے لحاظ سے ممتاز ھے ۔ جناب نسیم چودھری محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی جانب سے حضرت داتا صاحب رح کے مزار و متعلقہ وقف کے ناظم ھیں۔ آپ نے حضرت داتا گنج بخش رح کی ابدی آرام گاہ کے انتظام و انصرام کے ساتھ حضرت کی حیات کے اھم پہلوؤں کو عام فہم اور تحقیقی انداز میں اجاگر کرنے کی جو کوشش کی ھے وہ یقیناً ایک قابل تعریف علمی خدمت ھے ۔ چنانچہ یہ کتاب جہاں ایک عام قاری کے لئے باعث راھنمائی ھے وھاں ایک تحقیق کرنے والے کے لئے گرانقدر علمی مواد کا ذخیرہ بھی ۔ کتنا اچھا ھوتا اگر حوالہ جات کی عبارتوں کا ترجمہ تو متن میں درج کیا جاتا اور حوالہ کی اصل عبارت حاشیہ میں تحریر کی جاتی ۔ اس سے ایک عام قاری کے پڑھنے کا تسلسل بھی برقرار رھتا اور وہ حوالہ کی عبارت سے بھی استفادہ کر سکتا ۔

سوانح کی اس مختصر کتاب میں تقریباً سولہ صفحات پر مشتمل حضرت داتا صاحب رح کے رسالہ کشف الاسرار کا اردو ترجمہ بھی ہے۔ سوانح کے ساتھ حضرت داتا صاحب کی تعلیمات سے براہ راست واقفیت کی یہ بہترین صورت ہے۔ عبارت کی شیرینی اور بیان کے تسلسل سے اس پر ترجمے کا گمان بالکل نہیں ہوتا۔ اس رسالے میں حضرت داتا صاحب رح نے طویل حقائق کو نکتوں اور مختصر الفاظ میں سمو دیا ہے۔ ابتدا میں فرماتے ہیں ''چار گوشہ ٹوپی سر پر رکھ کر کوئی فقیر (درویش) نہیں بن جاتا۔ ٹوپی چاہے کافروں کی سر پر رکھ مگر سچا فقیر بن اور راضی برضا ہو،، (ص۱۳۹)۔ دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''تو اگر ہفت ہزاری بھی ہو جائے تو کیا؟ آخر تو ایک مشت خاک ہے اور خاک ہی ہوتا ہے۔ تو ایک قطرہ ہے پھر اتنا غرور کس لیے؟ بالآخر دنیا سے تجھے جو کچھ ملنا ہے وہ دو چار گز کفن ہے اور خدا جانے وہ بھی ملے یا نہ ملے،، (ص ۱۴۳)۔ پھر فرماتے ہیں ''اے غافل دیکھ! یہ میں اور خودی چھوڑ دے۔ مرد راہ بن اور دوسروں کا حق نہ مار۔ دولت دنیا کو عذاب سمجھ اور اسے غریبوں میں لٹا دے اگر نہ لٹایا تو قبر میں کیڑے بن کر تجھے کھائے گی اور لٹا دیا تو تیری دوست بن جائے گی۔ . . . . استاد کے حق کا خیال رکھ۔ مخلوق خدا پر رحم کر۔ لقمۂ حرام مت کھا بے عزتی کی جگہ قدم نہ رکھ اور عزت والوں کے پاس بیٹھ،، (ص ۱۴۳)۔

حضرت داتا گنج بخش رح اور آپ کے جان نثار مریدوں نے اس خطۂ ظلمات میں اپنے روحانی انقلاب کی قندیلیں ہر طرف روشن کیں۔ جس کے نتیجے میں بالآخر یہ سرزمین مسلم اکثریت کا علاقہ بن سکی۔ لہذا کتاب کی ابتدا میں علامہ اقبال کے ایک قطعہ کا یہ شعر کس قدر برمحل نظر آتا ہے۔

خاک پنجاب از دم او زندہ گشت صبح ما از مہر او تابندہ گشت

کتاب کو سنہرے حروف والی جلد سے مزین کرکے، چکنے کاغذ پر دیدہ زیب آفسٹ چھپائی میں منظر عام پر لانے کا سہرا ادارۃ المعارف گنج بخش

روڈ لاہور کے سر ہے۔ تصوف کی کتابوں کی طباعت و اشاعت میں اس ادارے کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ کاغذ، طباعت اور جلد کے مصارف کی وجہ سے گو قیمت زیادہ رکھنی پڑی ہے کیا ہی اچھا ہو کہ عوام کے لئے ایسی کتب کے سستے ایڈیشن بھی شائع کئے جائیں۔ ضرورت ہے کہ اس نہج پر سادہ اور عام فہم انداز میں پاکستان کے دوسرے علاقوں کے بزرگوں کی سوانح بھی شائع کی جائیں۔ اس سے پاکستانی عوام اپنے اسلاف کی مذہبی، علمی اور روحانی جدو جہد سے واقف ہوں گے، ان کی تعلیمات سے براہ راست استفادہ کریں گے اور اخلاقی و روحانی قدروں سے اپنے معاشرہ کی تشکیل نو کر سکیں گے۔

(طفیل احمد قریشی)

برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ :

مصنفہ مولانا محمد اسحق بھٹی

حجم : ۳۸۴ صفحات، طباعت اچھی

قیمت گیارہ روپے

ناشر : ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور

کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے برصغیر پاک و ہند میں فقہ اسلامی پر جو کام ہوا ہے اور جو کتابیں تالیف وتصنیف کی گئی ہیں، ان کا اور حتی الامکان ان کے مصنفین و مرتبین کا حال بڑی تلاش و تفحص کے بعد جمع کیا ہے۔ پس منظر کی وضاحت کے لئے مقدمہ میں فقہ اسلامی کی تدوین و ترتیب سے متعلق بہت سی قیمتی معلومات آگئی ہیں۔ اس کے بعد اصل کتاب میں فقہ حنفی کی گیارہ کتابوں پر سیر حاصل بحث ہے۔ ابتداء الفتاوی الغیاثیہ سے کرکے گیارھویں عظیم الشان کتاب فتاویٰ